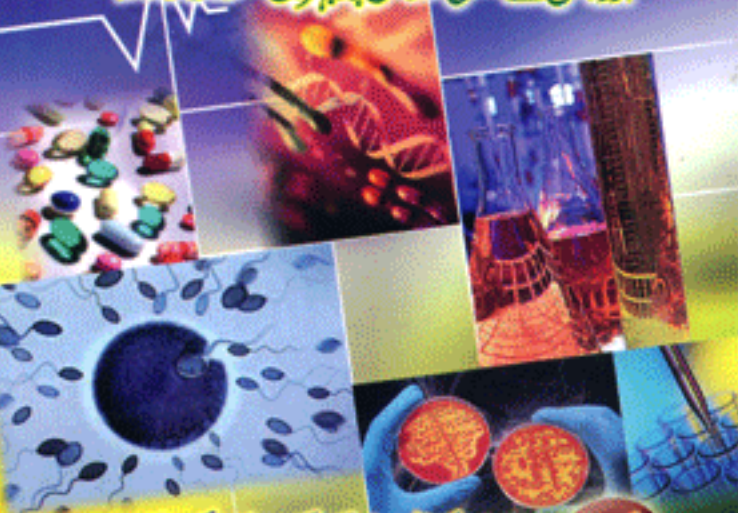


# ٹیسٹ ٹیوب بے پی اور مسلمان

ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعے بچے کی پیدائش کا حکم  
اور اس کے متعلق مسائل پر بہترین معلوماتی رسالہ



حکومت علامہ مفتی محمد فیض احمد اولیٰ مدظلہ العالی

تکبیر

محمد قاسم قادری ہزاروی

ہاشم

ناشر: مکتبہ بخشیدہ (ہول سیل)

پرائیویٹ سبزی منڈی، محلہ فرقان آباد، نزد دارالعلوم غوثیہ کراچی نمبر ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وحده والصَّلوة والسلام على من لا نبي بعده، وعلى آله واصحابه اجمعين

اما بعد! ہمارے دور میں ٹیٹ ٹیوب بے بی کا رواج عام ہوتا جا رہا ہے۔ اسلاف کی کتابوں میں اس کے متعلق تصریحات و جزئیات ملنا محال ہیں بلکہ اسلاف صالحین میں اگر کوئی ایسی حرکت کرتا تو وہ اسے نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے۔ ان سے ممکن ہوتا تو ایسی حرکت کو روکنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگاتے اور ہم بھی ایسی حرکت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں بلکہ ایسی حرکت کرنے والوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے بس میں نہیں کہ اسے روک سکیں۔ کیونکہ اس کے اکثر طریقے نہایت ہی مذموم بلکہ مذموم تر ہیں۔ مثلاً تولید کے جدید طریقے دو ہیں:-

(۱) مصنوعی تخم ریزی (Artificial Insecmination) (۲) ٹیٹ ٹیوب بارآوری (Test Tube Fertrilisation)

### مصنوعی تولید ریزی کی تفصیل (Artificial Insecmination)

اس طریقہ میں مرد کا مادہ منویہ حاصل کر کے مصنوعی طریقے سے عورت کے رحم میں داخل کیا جاتا ہے۔ مرد کا مادہ منویہ استمناء بالید (ہاتھ سے منی نکالنا یعنی مشت زنی) سے حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ شرعاً قبیح سے قبیح ترین ہے اور استمناء بالید کی شریعت پاک میں سخت ممانعت ہے۔ حدیث شریف میں ہے **ناکح الید ملعون** ہاتھ سے قوت یعنی منی نکالنے والا ملعون ہے اور آخرت میں بہت زیادہ عذاب ہوگا۔

روح البیان میں ہے کہ ایک قوم حاملہ ہو کر اٹھے گی وہ یہی لوگ ہوں گے جو منی ہاتھ سے نکالتے تھے۔ فقہاء کہتے ہیں اگر کوئی ایسا عمل کرتا ہوا مل جائے تو اس پر تعزیر جاری کی جائے۔ (روح البیان پ ۲۹ المعارج)

اس مسئلہ کی تحقیق و تفصیل فقیر کے رسالہ **ضرر الخلق فی الاستمناء والخلق** یعنی **مُشت زنی کے نقصانات** میں ہے۔

### فقیر کا مشورہ

پہلے مرد کو اپنی مردی قوت سے ہی اولاد حاصل کرنا اس کی دارین کی فلاح ہے۔ اگر سوائے اس کے چارہ نہ ہو تو پھر بجائے مُشت زنی سے مادہ منویہ حاصل کرنے کے اسے ہدایت ہو تو زوجہ سے جماع کے وقت خروج منی کے وقت شیشی میں مادہ منویہ جمع کر لے۔ ورنہ استمناء سے تولید اسی حکم میں ہوگی جو شرعاً استمناء بالید کا ہے۔

## مصنوعی تخم ریزی کی صورتیں

- ۱..... مادہ منویہ اپنے زندہ شوہر کا ہو۔ اس سے جو بچہ پیدا ہوگا شوہر کا ہوگا اور ثابت النسب ہوگا۔
- ۲..... شوہر کے ساتھ مجامعت یا خلوت کی نوبت تو نہیں آئی تھی لیکن شوہر کی منی اپنے فرج میں داخل کی یا کروائی۔ اس کے بعد، شوہر نے طلاق دے دی تو عدت گزارنا پڑے گی۔ پھر دیکھنا ہوگا کہ اگر طلاق رجعی کے بعد شوہر کی رضا مندی سے عدت کے دوران ایسا کیا ہو تو ثبوت نسب کے ساتھ ساتھ شوہر کا رجوع بھی ثابت ہوگا۔
- ۳..... مادہ منویہ اپنے مردہ شوہر کا ہو یا شوہر طلاق بائن یا مغلظ دے چکا ہو۔ شوہر وفات پا گیا جب کہ اس کا مادہ منویہ محفوظ کیا ہوا ہو۔ عدت ختم ہو چکی ہو تو بیوہ کیلئے اس کا مادہ استعمال جائز نہیں اور موت کی وجہ سے نکاح ختم ہو جانے کے باعث اب وہ مادہ غیر شوہر کا ہو گیا ہے۔
- عدت کے دوران جائز نہیں کیوں کہ یہ ایسی مدت ہے جو نکاح کے بقیہ آثار ختم ہونے کیلئے مقرر کی گئی ہے اور یہ عمل تو ایک نیا عمل ہے سابق نکاح کا بقیہ اثر نہیں۔
- یہ صورتیں اپنے شوہر کے مادہ منویہ سے متصور تھیں۔ اس میں بھی ضرورتِ شدیدہ کے بعد صرف دو صورتیں جواز کی ہیں۔ ایک صورت مع اقسامہا عدم جواز کی ہے۔
- ۴..... مادہ منویہ غیر شوہر کا ہو لیکن شوہر کا سمجھ کر داخل کرایا۔
- ۵..... مادہ منویہ غیر شوہر کا ہو اس کی رضا مندی کے بغیر عورت نے دھوکہ سے اسے فرج میں داخل کیا۔ ایسا کرنا عورت کے حق میں حرام اور سخت گناہ ہے اور عورت تعزیر کی مستحق ہوگی۔
- ۶..... مادہ منویہ غیر شوہر کا ہو لیکن اس کی رضا مندی سے عورت نے وہ اپنے فرج میں داخل کیا۔
- فائدہ.....** ان صورتوں میں اگر اس سے حمل ٹھہر گیا تو بچہ صاحب العطفہ کا تو کسی صورت میں نہیں ہوگا بلکہ شوہر کا بچہ شمار ہوگا۔ ہاں وہ اس کے اپنے سے ہونے کی نفی کرے اور گواہوں سے ثابت کرے کہ اس کی بیوی نے حرام مصنوعی تخم ریزی کرائی ہے یا عورت خود اس کا اقرار کرے۔ اسے اصطلاح شریعت میں لعان کہتے ہیں اور لعان کے احکام فقہ میں مفصل موجود ہیں۔
- ۷..... داخل نہ کی ہو بلکہ کسی لیڈی ڈاکٹر سے داخل کروائی ہو۔
- اگر ڈاکٹر نے غلطی سے غیر شوہر کی منی داخل کی خواہ اس نے ایسا مطالبہ پر کیا ہو یا بغیر مطالبہ کیا ہو تو لیڈی ڈاکٹر بھی گنہگار ہوگی اور تعزیر کی مستحق ہوگی۔ اس کا حکم حکم بالاک کی طرح ہے۔
- فائدہ.....** مصنوعی تخم ریزی کی شرعی اعتبار سے ضرورت اور علاج عقم کے طور پر اس طریقہ کی پہلی صورت کو اختیار کرنا جائز ہے لقیہ صورتیں ناجائز ہیں۔



فقہاء کرام نے تاقیامت آنے والے مسائل کا حل صدیوں پہلے فرمایا۔ حضرت امام شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا کہ

اما النکاح الفاسد فلا تجب فيه العدة الا بالوطى قلت ومما جرى مالوا استد خلت منيه

فی فرجها کما بحثہ فی البحر

بہر حال نکاح فاسد میں عدت نہیں ہاں وطی کرے تو عدت ہے۔ میں کہتا ہوں اگر اس کے قائم مقام کا فعل ہو وہ یہ کہ ایسے مرد کی منی عورت کے فرج میں داخل کی ہو جیسا کہ بحر (نام کتاب فقہ) میں اس کی بحث کی گئی ہے۔

اذا دخلت منيا فرجها ظنته منى زوج او سيد عليها العدة كالموطوءة بشبها

قال فی البحر ولم اراه لا صحابنا والقواعد لا تاباه لان وجوبها لتعرف براءة الرحم

جب عورت نے اپنی فرج میں منی داخل کی اور وہ منی اس کے اپنے شوہر کی ہے یا لونڈی ہے تو اس کے مالک کی منی ہے تو اس عورت پر عدت ہے ان کا حکم ان عورتوں جیسا ہے جن کیلئے شبہ سے جماع کیا گیا۔ بحر کے مصنف نے فرمایا کہ میں نے اس کی تصریح نہیں کی لیکن قواعد سے اس کا انکار نہیں ہو سکتا اسی لئے ایسی عورتوں کو استبراء رحم ضروری ہے یعنی عدت۔

ادخلت منيه فرجها هل تعتد في البحر بحثانعم لا احتياجا لتعرف براءة الرحم (قوله في البحر

بحثانعم) حيث قال ولم أرحكم ما اذا وطئها في دبرها دخلت منيه وفي فرجها ثم طلقها من

غير ايلاج في قبلها في تحرير الشافعيه وجوبها فيها ولا بدان يحكم وعلى اهل المذهب به

في الثانى لان ادخال المنى يحتاج الى تعرف براءة الرحم اكثر من مجرد الايلاج اه يعنى واما

في الاول فلا لان الوطء في الدبر ان كان في الخلوة فالعدة تجب بالخلوة وان كان بغير خلوة

فلا حاجه الى تعرف البرائة لانه سفح الماء في غير محل الحرث فلا يكون نطفه العلوق

جس عورت نے شوہر کی منی فرج میں داخل کی تو اسے عدت ضروری ہے۔ بحر میں اس کی بحث ہے اور فرمایا کہ ہاں اس عورت کو

عدت ضروری ہے۔

مسئلہ ہے کہ جو کوئی عورت کی دبر میں وطی کرے یا عورت اپنی فرج میں مرد کی منی داخل کرے پھر مرد اسے طلاق دے دے جب کہ اس نے اپنی عورت کی فرج میں ذکر داخل نہیں کیا۔ شوافع نے ایسی عورت کو عدت واجب لکھا ہے اور ہمارے مذہب حنفیہ میں بھی دوسری صورت میں یعنی فرج میں مرد کی منی داخل کرنے پر عدت ہے اس لئے کہ دخول منی فی الفرج صرف ادخال ذکر سے استبراء الرحم کا حکم اکثر مشہور ہے۔ ہاں پہلی صورت یعنی لواطت میں ایسا حکم نہیں اس لئے کہ اگر لواطت بزوجه اگر خلوت میں ہو تو عدت واجب ہے اگر خلوت میں نہ ہو تو ایسا حکم استبراء رحم پر لاگو نہ ہوگا یعنی عورت کو استبراء الرحم ضروری نہیں اس لئے کہ مرد نے پانی غیر محل حرث میں ضائع کیا ہے اس صورت میں رحم میں نطفہ ٹھہرنے کا امکان نہیں اس لئے عورت پر عدت نہیں۔

اذا عالج الرجل جاریتہ فیما فی الفرج فانزل فاخذت الجاریہ ماءہ فی شیء فاستد خلته فرجہا فی حدثان ذلك فعلقت الجاریہ وولدت فالولد ولده الجاریہ ام والدہ (رَدُّ الْمُحْتَار، شامی)

اگر مرد نے اپنی لونڈی کی فرج کے علاوہ کسی دوسری جگہ وطی کی تو لونڈی نے مالک کی منی کسی شے مثلاً شیشی میں لے کر فرج میں داخل کر دی جس سے وہ لونڈی حاملہ ہوئی اور وقت پر بچہ جنا تو وہ بچہ اس مرد کا ہوگا اور لونڈی اُم ولد ہوگی۔

### خلاصہ کلام

ان عبارات سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا ثبوت واضح الفاظ میں ملا۔ لیکن جواز کی صورت صرف ایک ہے وہ بھی بروجہ ضرورت شدیدہ ورنہ سخت حرام۔ بلاوجہ ایسا عمل کرنے والے پر شرعی سزا لازمی ہے۔

### شرعی حکم

ذیل میں فقیر چند ضروری باتیں عرض کرتا ہے تاکہ مسلمان اسلام کی لاج رکھتے ہوئے شرعی امور کو ضرور اور لازماً اختیار کریں۔

☆ مذکورہ بالا تمام مراحل علاج عقیم کے طور پر جائز ہیں۔ لہذا اگر بعض عوارض کی بنا پر کوئی جوڑا اس طریقہ کو اختیار کر کے اولاد کے حصول کی کوشش کرتا ہے تو جائز ہے۔

ٹیسٹ ٹیوب طریقے کا جواز صرف اسی صورت میں ہے جب میاں بیوی کے نطفوں میں اختلاف کیا گیا ہو اور بیوی کے رحم ہی میں جنین نے بعد میں پرورش پائی ہو۔ اس کے علاوہ باقی تمام صورتیں ناجائز ہیں۔ جیسا کہ بار بار فقیر نے تنبیہ کی ہے۔ گزشتہ اوراق میں مفصل گزرا ہے۔

# ٹیسٹ ٹیوب کے طریقے

**پہلا مرحلہ.....** شوہر کا نطفہ حاصل کرنا۔ اس پر کلام گزر چکا ہے۔

**دوسرا مرحلہ.....** بیوی کا نطفہ حاصل کرنا۔

رحم دونوں جانب با دام کی شکل کا تقریباً ڈیڑھ انچ لمبا اور پون انچ چوڑا اور تین ٹمن انچ موٹا ایک عضو ہوتا ہے۔ جس کو انگریزی میں Loyary یعنی کیسہ بیض کہتے ہیں۔ اس میں خام بیضہ انٹی ہوتے ہیں جن کی تعداد بلوغت کے وقت ہر کیسہ میں تقریباً 35,000 ہوتی ہے۔ بلوغت سے سن ایسا تک ہر مہینے عام طور پر ایک اور کبھی کبھی شاذ و نادر دو یا اس سے زائد بیضہ انٹی پختہ ہو کر رحم میں داخل ہوتے ہیں۔

ٹیسٹ ٹیوب بار آوری کیلئے آپریشن کر کے پختہ بیضہ انٹی حاصل کیا جاتا ہے۔ رحم میں داخلہ کے بعد بار آور نہ ہونے کی صورت میں وہ عام طور سے بارہ سے چوبیس گھنٹے تک محفوظ رہتا ہے۔ اس دوران اگر مرد کا نطفہ (جو کہ ایک وقت میں لاکھوں کرموں پر مشتمل ہوتا ہے) اگر رحم میں داخل ہو جائے تو عام طور سے بیضہ انٹی بار آور ہو جاتا ہے۔ یہ بار آوری ایک کرم سے ہوتی ہے باقی کرم ہلاک ہو جاتے ہیں۔

**تیسرا مرحلہ.....** ٹیسٹ ٹیوب میں میاں بیوی کے نطفوں کا اختلاف اور زنانہ نطفہ کا مردانہ نطفہ سے بار آور ہو کر حلقہ میں تبدیل ہونا۔ عام حالات میں یہ اختلاط اور بار آوری (Fertilisation) بیوی کے رحم میں واقع ہوتی ہے۔ جب کسی وجہ سے اس عمل اور مرحلہ کو ٹیسٹ ٹیوب میں کرایا جاتا ہے تب بھی اس عمل کی صورت بعینہ وہی ہوتی ہے جو رحم کے اندر پیش آتی ہے۔ وہ صورت یہ ہے: جب کرم منی کا مطالبہ بیضہ انٹی سے ہوتا ہے اور کرم منی اس کی بیرونی دیوار (Zona Pelucida) سے مس کرتا ہے تو مضبوطی سے اس کے ساتھ چپک جاتا ہے اور پھر تیزی سے بیضہ انٹی کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ بیضہ انٹی میں وہ آگے بڑھتے بڑھتے زنانہ پرومرکزہ (Female Pronucleus) کے قریب جا پہنچتا ہے وہاں اس کا سر اور مرکزہ پھول کر مردانہ، مرکزہ (Male Pronucleus) کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور اس کی دم اس سے جدا ہو کر گھل جاتی ہے۔ اس وقت مردانہ پرومرکزہ زنانہ پرومرکزہ میں مدغم ہو جاتا ہے اور نتیجتاً ایک قابل تقسیم مرکزہ (Segmentation Nucleus) حاصل ہوتا ہے۔ اس کے بعد بار آور بیضہ انٹی کی تقسیم شروع ہوتی ہے اور تقسیم در تقسیم کا عمل تیزی سے چلتا ہے۔ تقسیم در تقسیم کے عمل کے بعد جو فوری شکل حاصل ہوتی ہے وہ حلقہ کی ہوتی ہے۔

**تنبیہ.....** یاد رہے کہ حاصل شدہ حلقہ مردانہ اور زنانہ نطفوں کی ماہیت سے جدا ماہیت رکھتا ہے۔ اگرچہ اس کی نئی ماہیت میں منقلب ہو گئے ہیں۔ اس حلقہ میں کسی اور زنانہ نطفہ یعنی بیضہ انٹی کو بار آور کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ ایک خاصہ کے طور پر انسانی خلیہ میں مخصوص قسم کے ذرات Chromosomes کی تعداد چھیالیس (46) ہوتی ہے۔ مردانہ اور زنانہ نطفوں کے خلیات یعنی کرم منی اور بیضہ انٹی میں سے ہر ایک میں ان کی تعداد تیس (23) ہوتی ہے۔ بار آور اور ادغام سے تعداد اصل یعنی چھیالیس (46) تک پہنچ جاتی ہے۔ اس طرح سے نطفہ کے برخلاف حلقہ کے خلیوں میں سے ہر ایک ان میں ذرات (Chromosomes) کی تعداد چھیالیس ہوتی ہے۔

**چوتھا مرحلہ.....** حاصل شدہ حلقہ کی رحم میں منتقلی اور وہاں مزید پرورش حلقہ کے ابتدائی مراحل میں یعنی جب آٹھ یا اس سے کچھ زائد خلیاتی مرحلہ حاصل ہو جاتا ہے تو اس کو ٹیسٹ ٹیوب سے رحم میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ وہیں اس کی بقیہ نشوونما ہوتی ہے اور وہیں سے وضع حمل کے ساتھ بچہ جنم لیتا ہے۔

یہ حلقہ جو میاں بیوی کے نطفوں کے اختلاط سے حاصل ہو اس کو مزید پرورش کیلئے اگر بیوی کے رحم میں منتقل کیا جائے تب تو بچے کے ثابت النسب ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور کوئی اشکال بھی پیدا نہیں ہوتا۔

**انتباہ.....** یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہر مرحلے میں ستر اور حجاب کا لحاظ رکھا جائے اور عورت سے متعلق مراحل کوئی لیڈی ڈاکٹر پورے کرائے۔



## نطفہ غیر شوہر اور نسب

اس بحث سے اگرچہ من وجہ ہمارا مطلب نہیں لیکن چونکہ آج کل کا جاہل مسلمان صرف ضرورت پوری کرنے کیلئے غلطیوں کا ارتکاب کرتا ہے۔ اس کی آگاہی کیلئے عرض کرنا ضروری ہے شاید کوئی مسلمان اسلام کی لاج رکھتے ہوئے عمل کرے۔ اگر اس کو بیوی کے بجائے کسی اجنبی عورت کے رحم میں منتقل کیا جائے تو چند سوالات پیدا ہوتے ہیں:-

(۱) کیا بچہ ثابت النسب ہوگا؟

(۲) بیوی یعنی صاحب النطفہ کانچے کے ساتھ کیا تعلق ہوگا؟

(۳) اجنبیہ یعنی صاحب الرحم کانچے کے ساتھ کیا رشتہ ہوگا؟

ان سوالات کا جواب جاننے کیلئے چند مقدمات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

### مقدمات ضروریہ

۱..... بچے کی تخلیق مرد و عورت دونوں کے نطفوں سے ہوتی ہے۔ عادۃً ایسا ہی ہوتا ہے اور عادۃً صرف ایک کے نطفہ سے بچے کی تخلیق نہیں ہوتی۔

وہو استدلال علی ان لها منیا کما للرجل والولد مخلوق منهما (مرقاۃ المفاتیح)

۲..... مردانہ و زنانہ نطفوں کے اختلاط اور بیضہ انٹی کی بارآوری کے بعد جو حلقہ حاصل ہوتا ہے اس میں کسی اور زنانہ نطفہ یعنی بیضہ انٹی کو بارآور کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی کیوں کہ حلقہ کی ماہیت اور ساخت کرم منی کی ماہیت اور ساخت سے مختلف ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔

۳..... شریعت میں شوہر کے نطفہ کو احترام حاصل ہے جب تک اس کو حرام اور ناجائز محل میں نہ ڈالا گیا ہو۔ اور اگر حرام محل میں ڈالا گیا ہو تو پھر شوہر کے نطفہ کو وہ احترام حاصل نہیں رہتا۔ اسی لئے زنا سے نسب ثابت نہیں ہوتا۔ ایسا درحقیقت شوہر کے نطفہ اور خود شوہر کی تذلیل شرع کے طور پر ہے۔ البتہ اگر شبہ اور غلطی سے کسی اور عورت کو اپنی بیوی سمجھتے ہوئے اس سے صحبت کر لی تو چونکہ اس صورت میں شریعت کی مقرر کردہ حدود سے سرکشی کا قصد نہیں تھا بلکہ ایسا شبہ سے ہوا ہے۔ لہذا شریعت ایسے شخص کی تذلیل نہیں کرتی اور اس شبہ کا فائدہ دیتے ہوئے اس سے نسب بھی ثابت ہوتا ہے اور اگر یہ عورت شوہر والی ہو تو اس کے شوہر کو بھی روک دیا جاتا ہے کہ جب تک عورت عدت نہ گزار لے یعنی اس کے رحم کی فراغت نہ معلوم ہو جائے تب تک صحبت نہ کرے تاکہ اگر حمل ہو تو وہ اپنے نطفہ سے حمل کو ملوث نہ کرے۔ یہ تلویت اس طرح نہیں ہوتی کہ دوسرے کے حمل میں داخل ہو کر



اس کے نسب کو مشتبہ بنادے بلکہ نسب دوسرے کا ہی رہتا ہے اور اس کے نطفہ کے کچھ خارجی اثرات حمل پر پڑتے ہیں۔ اس کو حدیث میں یوں بیان کیا: **لا یسقی ماء احدکم زرع غیرہ** ایک کا پانی دوسرے کی کھیتی کو سیراب نہ کرے۔ یعنی وہ کھیتی دوسرے کی ہے اور رہے گی البتہ اس کے نطفہ کے کچھ خارجی اثرات پڑ سکتے ہیں۔

۴..... پچھلے مقدمہ میں جائز و ناجائز محل کا ذکر ہے۔ محل یعنی رحم جنین کی حقیقت سے علیحدہ ایک چیز ہے۔ وہ محل حمل ہے خود حمل یا اس کا جزو نہیں ہے۔ محل سے اصل مقصود حال یعنی بچہ ہوتا ہے جو مردانہ نطفہ کے زنانہ نطفہ کے ساتھ اختلاط و ادغام کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے تو محل میں ڈالنا خود مقصود نہیں ہوتا بلکہ زنانہ نطفہ کے ساتھ اختلاط مقصود ہوتا ہے۔

لہذا حلال محل یعنی بیوی کے رحم میں نطفہ کو ڈالنا یا بیوی کے نطفہ کے ساتھ شوہر کے نطفہ کو مخلوط کرنا ہم معنی ہیں۔

۵..... جائز حمل اپنے بالکل ابتدائی مرحلہ سے ثابت النسب ہوتا ہے۔ حمل کے نسب کا کسی مرحلہ میں خواہ وہ ابتدائی ہو یا بعد کا کوئی ہوا ثبات نہیں کیا جاتا۔ ثبوت نسب کیلئے نہ حمل کی کوئی خاص مدت شرط ہے اور نہ ہی کوئی خاص محل ضروری ہے اور نہ ہی استبناہ خلق کی احتیاج ہے اور نہ ہی وضع حمل اس کیلئے موقوف علیہ ہے۔ یہ ثبوت نسب کا نکاح کی وجہ سے ہوتا ہے۔

**النسب الثابت بالنکاح لا ینقطع الا بلعان** (بدائع الصنائع، ج ۳ ص ۲۳۶)

نکاح سے ثابت ہونے والا نسب صرف لعان سے منقطع ہوتا ہے۔

اس دعویٰ پر چند مزید دلائل مندرجہ ذیل ہیں:-

(الف) شوہر کے نطفہ کو جب کہ وہ حلال محل میں ڈالا گیا ہو احترام حاصل ہوتا ہے اور شوہر کی طرف اس کی نسبت قائم رہتی ہے اس کے برخلاف حرام محل میں ڈالنے سے اس کا احترام اور اس کی نسبت دونوں ہدر اور باطل قرار پاتے ہیں۔ پھر جب شوہر کی طرف منسوب نطفہ بیوی کے نطفہ کے ساتھ مختلط ہوتا ہے تو اگرچہ اختلاط کی وجہ سے ماہیت بدل جاتی ہے لیکن نسبت کو منقطع کرنے والی کوئی بات نہیں پائی گئی۔ اختلاط سے پہلے نطفوں کی نسبت اپنے اپنے صاحب (یعنی شوہر اور بیوی) کی طرف تھی۔ اختلاط کے بعد حاصل شدہ مرکب کی نسبت اکٹھی دونوں کی طرف ہوگی۔

(ب) حدیث میں ہے، **لا یسقی ماء احدکم زرع غیرہ** ایک کا پانی دوسرے کی کھیتی کو سیراب نہ کرے۔

یہ حکم حمل کے دوران کا ہے۔ اس میں زرع غیرہ فرمایا جس میں حمل کو منسوب بتلایا۔ نیز زرع کو مطلق ذکر کیا کسی خاص مرحلہ کے ساتھ مقید نہیں فرمایا۔

(ج) ذکر شمس الائمہ السرخسی فی اصولہ ان الجنین مادام مجتئا فی البطن لیس له ذمۃ صالحة لکونه فی حکم جزء من نفسالہ ذمۃ فباعترار هذا الوجه يكون اهلا لوجوب الحق له من عتق اوارث او نسب او وصیۃ جنین کیلئے کوئی باصلاحیت ذمہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ ماں کے ایک جزو کا حکم رکھتا ہے۔ البتہ چونکہ اس کو علیحدہ سے حیات حاصل ہے اور اس میں ذمہ دار نفس بننے کی استعداد ہوتی ہے۔ لہذا اس اعتبار سے جنین اس کا اہل ہوتا ہے اور اس کیلئے آزادی، میراث، نسب اور وصیت جیسے حق واجب ہوں جب کہ پہلی حیثیت کے اعتبار سے وہ اس کا اہل نہیں ہوتا کہ اسکے ذمہ دوسروں کے حق واجب ہوں اور جنین کس کو کہتے ہیں؟ علامہ شامی رد المحتار میں لکھتے ہیں، **هو الولد مادام فی الرحم ویکفی استنبانہ بعض خلقہ کظفر و شعر** (ج ۵، صفحہ ۴۱۶) بچہ جب تک رحم میں ہو اس کو جنین کہتے ہیں۔ اس کیلئے کسی عضو مثلاً ناخن اور بال کا بن جانا کافی ہے۔

(د) علامہ زیلعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں، **الاحکام لا ترتب علی الحمل للاحتمال۔ والارث والوصیۃ یتوقفان علی الولادة فیثبتان للدول لا للحمل وكذا العتق لانه یقبل التعليق بالشرط وانما كان له الرد بالعيب لان الحمل ظاهر والريح شبهه والرد بالعيب لا یمتنع بل یثبت معها وكذا النسب یثبت مع الشبهه بخلاف اللعان لانه من الحدود فلا یثبت معها** احکام کا ترتب حمل پر نہیں ہوتا کیونکہ حمل کے ثبوت میں شک و احتمال ہوتا ہے۔ مشتری کی جو عیب کی بناء پر خریدی ہوئی باندی (یعنی جس کو خریدنے کے بعد عیب ظاہر ہوا ہے) اور حمل کی جگہ نفخ ہونے کا محض احتمال و شبہ ہے اور عیب کی بناء پر واپسی شبہ سے ممتنع نہیں رہتی بلکہ شبہ کے ہوتے ہوئے بھی ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح نسب بھی شبہ کے ہوتے ہوئے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف لعان چونکہ حدود میں سے ہے لہذا شبہ کے ہوتے ہوئے ثابت نہیں ہوتا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حمل کیلئے نسب ثابت ہوتا ہے اور پہلے ذکر ہوا یہ ثبوت نسب نکاح کی وجہ سے ہوتا ہے۔

**النسب الثابت بالنکاح لا ینقطع الا باللعان** (بدائع الصنائع، ج ۳ ص ۲۴۶)

نکاح سے ثابت ہونے والا نسب صرف لعان سے منقطع ہوتا ہے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نسب خود ثابت ہونے والی چیز ہے اس کو ثابت نہیں کیا جاتا کیوں کہ اثبات نسب بھی قطع نسب کی طرح ایک حکم ہے۔

اور علامہ شہاب الدین شہلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

(قوله ولم ينف الحمل) وانما لم ينف القاضى نسب الحمل عن ابيه لان قطع النسب حكم عليه ولا تترتب الاحكام على الحمل دلالة قبل الاخصال ولهذا لاحكم له باستحقاق الوصيه والميراث قبل الولادة اه (حاشیہ علی النہین) قاضی حمل کی نفی اس کے باپ سے نہیں کرے گا کیونکہ قطع نسب حمل کیلئے مخالف ہے جب کہ ماں سے جدا ہونے سے پیشتر حمل کیلئے موافق و مخالف احکام کا ترتیب نہیں ہوتا اسی لئے ولادت سے پیشتر حکم نہیں لگایا جاتا۔ جب معلوم ہوا کہ حمل کیلئے نہ اثبات نسب ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے قطع نسب تو ثبوت نسب کیلئے ضروری ہے کہ وہ ابتدائے حمل سے ہو کیونکہ اگر وہ ابتدائے حمل سے نہ ہو بلکہ بعد کے کسی مرحلہ میں ہو مثلاً استبناہ بعض خلق پر ہو تو جائز اور ناجائز حمل دونوں اس امر میں غیر معقول ہے کہ ایک وقت میں تو دونوں یکساں حکم رکھتے ہوں لیکن پھر اچانک کسی اور فارق کے وجود میں آئے بغیر دونوں کے حکم ایک دوسرے سے مختلف ہو جائیں ایک ثابت النسب ہو جائے اور دوسرا غیر ثابت النسب ہو جائے۔ علامہ کا سانی لکھتے ہیں:

ولو قال لا مراته وهى حامل ليس هذا الحمل منى لميجب اللعان فى قول ابى حنيفة لعدم القذف بنفى الولد وقال ابو يوسف ومحمد ان جائت بولد لا قل من ستة اشهر من وقت القذف فقد تيقنا بوجوده فى البطن وقت القذف لهذا لو اصى لحمل امراء ته فجائت به لا قل من ستة اشهر استحق الوصيه - واذا تيقنا بوجوده وقت النفى كان محتملا للنفى اذا حمل متعلق به الاحكام فانه جاء ت به لاكثر من ستة اشهر فلم تتيقن بوجوده عند القذف لا حتمال انه حادث ولهذا لا تستحق الوصية ولا بى حنيفة ان القذف بالحمل لو صح اما ان يصح باعتبار الحال او باعتبار الثانى - لا وجه للاول لانه لا يعلم وجده للحال لجواز انه ریح لا حمل ولا سبيل الى الثانى لانه يصير فى معنى التعليق بالشرط ولا يقطع نسب الحمل ولا سبيل الى الثانى لانه يصير فى معنى التعليق بالشرط ولا يقطع نسب الحمل قبل الولادة بلا خلاف بين اصحابنا - ما عند ابى حنيفة فظاهر لانه يلا عن وقطع النسب من احكام اللعان - واما عندهما فلان الاحكام انما يثبت للولاء لا للحمل وانما يستحق اسم الولد بالا انفصال ولهذا لا يستحق الميراث والوصيه الا بعد الانفصال (بدائع الصنائع، ج ۳، ص ۲۴۰)



اگر اپنی حاملہ بیوی سے کہا کہ یہ حمل مجھ سے نہیں، تو ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک لعان واجب نہیں ہوگا کیونکہ بچے کی نفی سے قذف معدوم ہے جب کہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ اگر وقت قذف سے چھ مہینے سے کم میں بچہ جنا تو قذف کے وقت پیٹ میں اس کا ہونا یقینی ہوا۔ اسی لئے اگر اسی بیوی کے حمل کیلئے کوئی وصیت کرے اور پھر (وصیت کے وقت سے) چھ مہینے سے کم میں عورت بچہ جنے تو بچہ مستحق وصیت ہوتا ہے۔ تو جب نفی کے وقت ہمیں حمل کے ہونے کا یقین ہوتا تو وہ نفی کے قابل بھی ہے کیونکہ حمل کے ساتھ (بھی) احکام کا تعلق ہوتا ہے کیونکہ باندی کو (حمل کے عیب کی وجہ سے) اس کے فروخت کنندہ پر واپس لوٹا دیا جاتا ہے اور معتدہ کیلئے اس کے حمل کی وجہ سے نفقہ واجب ہوتا ہے تو جب شوہر نے حمل کی نفی کی تو وہ لعان بھی کرے گا اور اگر چھ ماہ سے زائد عرصہ میں بچہ پیدا ہو تو قذف کے وقت حمل کا ہونا یقینی نہیں کیونکہ احتمال ہے کہ وہ اس کے بعد ہوا ہو اسی لئے (اس صورت میں) وصیت میں استحقاق نہیں ہوتا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دلیل یہ ہے کہ حمل کے ساتھ قذف اگر صحیح ہو یا تو زمانہ حال کے اعتبار سے صحیح ہوگا یا آئندہ زمانہ کے اعتبار سے صحیح ہوگا۔ پہلے کی کوئی صورت نہیں ہے کیونکہ فی الحال حمل کے وجود کا عمل نہیں ہے اس لئے کہ ہو سکتا ہے وہ حمل نہ ہو، ہوا بھری ہوئی ہو۔ اور دوسرے کی بھی کوئی صورت نہیں ہے کیونکہ تعلیق شرط کا معنی اس میں پایا جاتا ہے۔

ولادت سے پیشتر حمل کے نسب کو قطع نہیں کیا جائے گا اس پر ہمارے اصحاب کا اتفاق ہے۔ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک تو ظاہر ہے کیونکہ ہر شوہر لعان نہیں کر سکتا جب کہ قطع نسب لعان کا ایک حکم ہے۔ صاحبین رحمہم اللہ کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ احکام بچے کیلئے ثابت ہوتے ہیں حمل کیلئے نہیں اور بچہ اس وقت کہلاتا ہے جب ماں سے جدا ہو جائے اسی لئے ماں سے جدائی کے بعد ہی میراث اور وصیت کا مستحق بنتا ہے۔

اس اقتباس سے مندرجہ ذیل دو نکات حاصل ہوئے۔

۱..... حمل شروع دن سے ثابت النسب ہوتا ہے اور وہ اس طرح کہ جب وقت وقفہ سے چھ ماہ سے مثلاً چار دن کم میں بچہ پیدا ہو اور اس حمل کی کل مدت چھ ماہ ہو تو صاحبین کے نزدیک حمل کی نفی صحیح ہوئی۔ جس کا تقاضا یہ ہے کہ حمل اس وقت ثابت النسب ہو۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی اس کے مخالف نہیں کیونکہ ان کے قول کی یہ توجیہ کی گئی ہے کہ زمانہ حال میں حمل کے وجود کا علم نہیں اور احتمال ہے کہ حمل نہ ہو فقط احتمال مرتفع ہو جائیں تو ان کے نزدیک بھی نفی صحیح ہوگی اور صحت نفی اس کو مستلزم ہے کہ پہلے سے نسب ثابت ہو۔

۲..... یہ جو ذکر ہے کہ صاحبین کے نزدیک احکام ولد کیلئے ثابت ہوئے ہیں حمل کیلئے نہیں تو یہ بات یاد رہے کہ پہلے اس پر مفصل کلام گزر چکا ہے کہ حمل کیلئے ثبوت نسب نکاح سے ثابت ہوتا ہے حمل کیلئے نسب کا اثبات نہیں کیا جاتا۔ اس سے ہر حمل پر ہر حکم لگانا نہیں ہے۔

مندرجہ ذیل دلائل سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی کہ حمل بالکل ابتداء سے ثابت النسب ہوتا ہے۔

قرآن پاک میں ہے..... **ان امہاتہم الا الثی ولدنہم** اس آیت میں امومت کیلئے وضع حمل کا ذکر ہے بلکہ امومت کو صرف اسی عورت میں منحصر کیا ہے جس نے جنا ہو۔

**حل.....** امہاتہم میں مضاف الیہ ضمیر ظہار کرنے والوں کی طرف راجع ہے اور آیت کا ترجمہ یہ ہے ظہار کرنے والوں کی مائیں فقط وہ نہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے۔ اس میں اب دو احتمال ہیں۔ یا تو عورت پر محمول کیا جائے اور عادۃ ماں بننے کے تین مراحل ہوتے ہیں۔

۱..... عورت کے نطفے کی مرد کے نطفے سے بارآوری۔

۲..... بارآور نطفہ کا رحم میں قرار و نشوونما۔

۳..... مدت پوری ہونے پر وضع حمل۔

لہذا مطلب یہ ہوگا کہ عادۃ ان کی مائیں وہ ہیں جن میں یہ تینوں مراحل گزرے ہیں اور وہ افراد جن میں اس عادت سے عدول ہے ان کے بارے میں سکوت سمجھا جائے کہ ایک تو وہ کل انسانی آبادی کے تناسب سے گویا کالعدم ہیں اور عام ضابطہ میں شامل نہیں ہیں۔

اس بات کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ فقہاء کی اتنی صراحتوں سے ثابت ہوا کہ حمل ثابت النسب ہوتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ ان کی نظر میں وضع حمل کا ذکر احترازی نہیں بلکہ اتفاقی ہے۔

اگر کوئی بات اس آیت کی بناء پر امومت کیلئے وضع حمل کو شرط قرار دینے پر مصر ہو تو پھر ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ آیت میں فقط ظہار کرنے والوں کا ذکر ہے اور عبارت النص ہے ظہار کرنے والوں کی ماؤں کے بارے میں۔

لہذا ہم اس کو پشٹن گوئی بنا لیتے ہیں کہ ظہار صرف وہ لوگ کریں گے کہ جن کی ماؤں کا نطفہ بھی ان کی تخلیق میں شامل ہوگا اور وہ ان کو جنیں گی بھی۔ وہ لوگ جو مستعار رحم سے پیدا ہوں گے وہ ظہار ہی نہیں کریں گے۔ مذکورہ بالا مقدمات کی تمہید کے بعد اب ہم ان سوالات کے جواب دیتے ہیں جو پہلے ذکر کئے تھے۔

سوال ۱..... کیا بچہ ثابت النسب ہوگا؟

جواب..... چونکہ غیر عورت کے رحم میں داخل کی جانے والی شے نطفہ نہیں ہے بلکہ جائز میاں بیوی کے نطفوں کے اختلاف سے حاصل ہونے والا حلقہ ہے اور یہ حقیقت واضح ہو چکی ہے کہ میاں بیوی کے نطفوں کے اختلاط سے حل ہونے والا حلقہ ثابت النسب ہوتا ہے لہذا اسی حلقہ کی نشوونما اور ترقی سے جو بچہ حاصل ہو وہ بھی ثابت النسب ہوگا اور اس کا باپ وہ شوہر ہوگا جس کے نطفہ کا اختلاط اس کی بیوی کے نطفہ کے ساتھ ہوا ہے۔

سوال ۲..... صاحب النطفہ (بیوی) کا بچہ سے رشتہ؟

جواب..... چونکہ یہ صاحب النطفہ کی بیوی ہے اور حلقہ کی تخلیق میں اس کا نطفہ استعمال ہوا ہے اور اوپر ہم بتا چکے ہیں کہ حقیقی ماں بننے کیلئے بچے کی تخلیق میں صرف اس کا نطفہ ہونا کافی ہے۔ وضع حمل وغیرہ اس کیلئے شرط نہیں ہیں۔ لہذا صاحب النطفہ بچے کی حقیقی ماں ہوگی۔

سوال ۳..... صاحب الرحم (اجنبیہ) کا بچہ سے رشتہ؟

جواب..... یہ بچے کیلئے رضائی ماں کی مثل ہوگی۔ اس کو حقیقی ماں قرار دیئے جانے کے خلاف مندرجہ ذیل دلائل ہیں۔  
الف..... اس کا نطفہ بچے کی تخلیق میں شامل نہیں۔

ب..... اس کے رحم میں حلقہ اس وقت منتقل کیا گیا جب میاں بیوی کے نطفوں کے اختلاط سے حاصل ہونے والے حلقہ کا نسب ثابت ہو چکا تھا لہذا ثبوت نسب کی مزید حاجت نہیں۔

ج..... اگر اس کو بھی حقیقی ماں قرار دیں تو تضاد لازم آتا ہے۔ کیونکہ بیوی کے ماں ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ بچے کا نسب شوہر سے ثابت ہو جب کہ صاحب الرحم (اجنبیہ) کو ماں کہنے میں ضروری ہے کہ بچے کا نسب شوہر سے ثابت نہ ہو۔

تولید کا یہ طریقہ کسی طرح بھی جائز نہیں۔ بچے کا ثابت النسب ہونا اس طریقے کے جواز و حلت کو مستلزم نہیں اس طریقے کے عدم جواز کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

۱..... درمنثور جلد ۶ صفحہ ۵ میں ابن سیرین اور حسن بن زیاد سے روایت ہے،

لا یعار الفرج فرج کو رعایت میں نہیں دیا جاسکتا۔ (بحوالہ جواہر الفتاویٰ، ج ۱ ص ۱۹۱۔ مفتی عبدالسلام صاحب چاٹ گامی)

جب کہ اس صورت میں رحم و فرج دونوں کو عاریتاً ثابت ہوتا ہے۔ جب عاریت ناجائز ہے تو اجارہ تو بطریق اولیٰ ناجائز ہوگا۔



۲.....قرآن پاک میں ہے، **نساءکم حرث لکم** ابن سیرین اور حسن بن زیاد کے نزدیک مذکورہ بالا قول کی روشنی میں لام کے اختصاص کیلئے ہونے کی تعین ہوئی اور مطلب یہ ہوا کہ یہ خاص تمہارے لئے کھیتیاں ہیں دوسروں کیلئے نہیں۔ لہذا غیر شوہر کے حمل کیلئے عورت کو عاریت یا اجارہ پر نہیں لیا جاسکتا۔

۳.....اجارہ ویسے ہی خلاف قیاس ہے اور اس کا جواز محض ضرورت کی بناء پر ہے۔

**والقیاس یابی جوازہ لان المعقود علیہ المنفعہ وہی معلومہ و اضافہ التملیک**

**الی ما سیوجد لا یصح الا جوزنا لحاجہ الناس الیہ** (ہدایہ کتاب الاجارہ)

جب کہ زیر بحث صورت میں ضرورت محقق نہیں کیونکہ شوہر اگر اولاد کا خواہشمند ہے تو وہ اور بیویاں کر سکتا ہے نہیں تو بانجھ کو طلاق دے کر دوسری سے نکاح کر سکتا ہے۔ امومت میں باعث فضیلت چیز حمل اور وضع حمل ہے۔

**قرآن پاک میں، حملتہ امہ کرھا ووضعتہ کرھا حملتہ امہ وھنا علی وھن**

۴.....زیر بحث میں صاحب النطفہ شرف و فضیلت کے باعث و سبب سے محروم ہے جب کہ صاحب الرحم اس باعث و سبب کی موجودگی کے باوجود امومت حقیقی کے شرف و فضیلت سے محروم ہے۔

۵.....فطرت انسانی جب کہ وہ سلیم ہو اس صورت سے اباہ کرتی ہے۔

لیکن اسے وہ سمجھے جسے فطرت انسانی کی قدر ہے اور جو فطرت انسانی سے نکل کر بہائم اور جانوروں کی خُو و خصلت میں داخل ہو چکا ہے اسے اس قیمتی جوہر کی کیا خبر۔

## بانجھ عورت کیلئے روحانی علاج

ہمارے دور میں ماڈیات پر یقین زیادہ ہے روحانیت سے کوئی دلچسپی نہیں۔ ماڈیات کا غلط ہو جانا ممکن ہے لیکن روحانیت پر یقین محکم اور عقیدہ مضبوط ہو تو بقول علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم ۔

اگر ہو ذوقِ یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

اسی لئے عوام میں ایک مقولہ مشہور ہے کہ پیرا چھایا یقین اسی لئے فقیر مذکورہ بالا بحث کے بعد چند روحانی تدابیر از شمع شبستان رضا سے عرض کرتا ہے ممکن ہے کسی خوش قسمت برادر مسلم کا بھلا ہو جائے۔

### بانجھ عورت کا علاج

نقش ذیل لکھ کر عورت گلے میں رکھے اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ لڑکا دراز عمر صالح الفھائل جسمانی و روحانی پیدا ہو۔

اللہ تعالیٰ کے حکم سے اِنْ اللہ علیٰ کل شیءٍ قَدِیر

وہ نقش یہ ہے:-

۷۸۶

یا کافی	یا علی	۱۱۵
یا قوی	۱۲۲	یا حق
یا حنان	یا جامع	یا باقی

اجب یا فلاں و فلاں بحق یا مصور

دیگر..... عورت کو چاہئے کہ بروز جمعرات روزہ رکھے۔ افطار کرتے وقت اتنا دودھ کہ پی سکے سات بار سورۃ مزمل شریف پڑھ کر دودھ پر دم کرے پھر اسی دودھ سے روزہ افطار کرے اگر دودھ ہضم ہو جائے پس یہ نقش و نقوش اس بارے میں لکھے ہوئے ہیں عمل میں لائے اِنْ شَاءَ اللہ عورت حاملہ ہوگی اور اگر دودھ ہضم نہ ہو تو صبر کرے۔ (در نصیۃ اوفرز ند نیست)

## عمل استقرار حمل از اعداد آیہ کریمہ

**یا ایہا الناس تارقیبا** (سورۃ نساء کی اوّل آیت) دو نقش از گلاب وزعفران نوشتہ کیے بخورون و ہر دو دیگر ہر زہدان (بچہ دان) زن بند و بکرم الہی حاملہ گرد و اما باید کہ ایں جملہ اعمال بعد پاک شدن از حیض نہ کند تا لاف روز بعد آں عمل ایں است و چوں عمل کند زن و شوہر آں شب بہم آیند و صبح غسل پاک کردہ ایضاً دیگر۔ وہ چہار نقش نویسد کیے بر بچہ داں بند و سہ در سہ روز بآب شستہ خوراند و ہر شب جماع کند۔

**نقش ایں است**

ب ج

بسم اللہ الرحمن الرحیم			
۸	۴۳۰۱	۴۳۰۵	۱
۴۳۰۴	۲	۷	۴۳۰۲
۳	۴۳۰۷	۴۲۹۹	۶
۴۳۰۰	۵	۴	۴۳۰۶

۷۸۶

د

۸	۳۰	۳۳	۱
۳۲	۲	۷	۳۱
۳	۳۵	۲۸	۶
۲۹	۵	۴	۳۴



(و) ایں دعا نوشتہ بآب شستہ خوراند زینہ آزند۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم - اعوذ بکلمات القامات من کل هامات ومن کل عین لا مات ومن او جاع واسقام وامراض وان یکاد الذین کفرو الیز لقونک بابصارهم لما سمعوا الذکرو یقولون انه لمجنون وما هو الا ذکر للعلمین بحق حمّ عسق اھیا اشراھیا بسم اللہ الشافی بسم اللہ الکافی بسم اللہ اما فی بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء بسم اللہ الرحمن الرحیم قل اعوذ برب الناس ملک الناس الہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنة والناس ط  
سہ روز ایں تعویذ ہا بخورد و ہر شب باشو ہر جمع شود مکرّم اللہ تعالیٰ فرزند زینہ پیدا شود۔

(ز) روز اوّل..... بسم اللہ الرحمن الرحیم هو اللہ الذی تا الرحمن الرحیم (سورۃ الحشر کی پوری آیت) ربّ ابراھیم وموسىٰ وعيسىٰ علیہم السلام۔

(ح) روز دوم..... هو اللہ الذی لا الہ الا هو الملك تا عما یشرکون (سورۃ حشر کی سالم آیت) ربّ ابراھیم واسمعیل واسحق و یعقوب علیہم السلام۔

(ط) روز سوم..... هو اللہ الخالق الباری (تا آخری آیت سورۃ حشر) ربّ موسیٰ وعيسىٰ صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین۔

۱..... عورت جب حیض سے فارغ ہو کر غسل کرے اسی دن یا دوسرے دن شوہر ایک خرما لا کر خود اس پر گیارہ بار سورۃ منزل شریف پڑھ کر با احتیاط رکھ چھوڑے اور عورت سے کہے کہ نہانے کا سامان ایک ساتھ گوشہ تنہائی میں پردے کے مکان میں لے جائے اور تھوڑا گڑ بھی لے جائے اور ایک لڑکا خرد سال دایہ کی گود میں گوشہ میں بٹھائے رکھے۔ اب عورت ایسے گوشہ میں کہ کوئی اُسے نہ دیکھے بسم اللہ کہہ کر کپڑا اتارے اور بالکل برہنہ ہو کر نہائے جب نہا چکے اس لڑکے کو بلا کر گڑ اسے دے دے پھر اپنے شوہر کو بلا کر اس کا مونہ دیکھے مگر اس وقت ہم بستر نہ ہوں بعدہ تعویذ جس پر **الف** لکھا ہے موم جامہ کر کے ناف پر باندھے۔

۲..... پھر نقش جس کی پشت پر **ب** لکھی ہے پانی میں گھول کر پی لے۔

۳..... پھر تعویذ جس پر **ج** لکھا ہے موم جامہ کر کے ناف کے نیچے پیڑ پر باندھ لے۔

۴..... پھر نقش جس کی پشت پر **د** لکھی ہے گھول کر پی لے۔

## خلاصی حمل بآسانی

ایک مرتبہ شیخ یحییٰ منیری قدس سرہ سفر میں تھے بارش کثرت سے ہوئی گاؤں میں کسی نے جگہ نہ دی۔ اس گاؤں کے رئیس کی عورت تین روز سے دروازہ میں مبتلا تھی۔ آپ کو خبر ہوئی ایک پرچہ پر بطور تعویذ یہ لکھ کر دے دیا۔ **مُر اجائے وہ وخرِ مرا جائے وہ پسر دہقان زائد یا نہ زائد۔ دہائی شیخ یحییٰ منیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی..... جیسے ہی تعویذ باندھا فوراً خلاصہ ہوئی جب سے بزرگوں میں یہ عمل بہت مقبول ہے۔**

**نوٹ.....** گڑ پر دم کر کے کھاتے بھی ہیں۔ بہت ہی زود اثر اور مجرب ہے۔

## نقش سوزن برائے حفاظت حمل مجرب ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاِذْ قَالَتْ اَمْرَاۗتُ عِمْرَانَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اَلْہٰی بَحْرَمَۃ سُوْرَۃ یُوْنُسَ اَلْہٰی بَحْرَمَۃ سُوْرَۃ ہُوْدَ اَلْہٰی بَحْرَمَۃ سُوْرَۃ یُوْسُفَ اَلْہٰی بَحْرَمَۃ سُوْرَۃ یَّسَ اَلْہٰی بَحْرَمَۃ سُوْرَۃ مٰزِلَ اَلْہٰی بَحْرَمَۃ سُوْرَۃ وَالضَّحٰی اَلْہٰی بَحْرَمَۃ سُوْرَۃ الْمَ نَشْرَحَ اَلْہٰی بَحْرَمَۃ سُوْرَۃ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ وَاَعْبُدُوْا اَنَا عٰبِدُ مَا عٰبَدْتُمْ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ ط

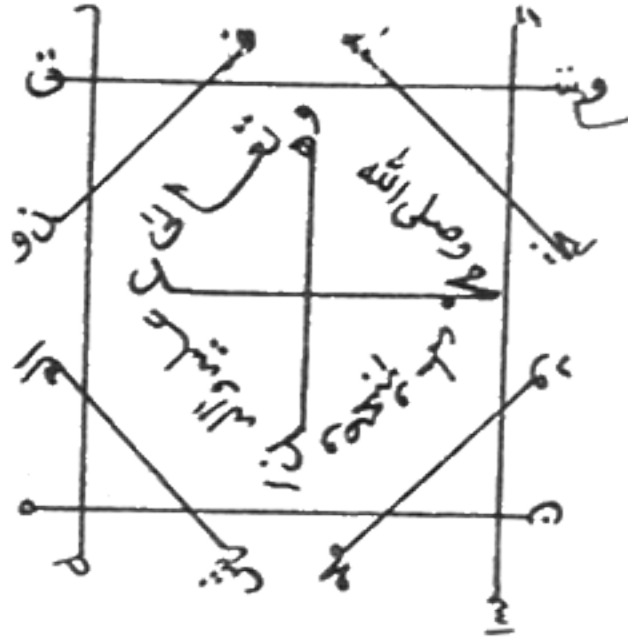
الہی بحرمت ایں آیاتہا آنچہ مسان و مسانی کہ در بدن طفل فلاں بنت (نام اُس کا اور والدہ کا) فلاں باشد و رشود **فَاللّٰہ خیر** حافظا و هو ارحم الراحمین ط

**ترکیب.....** یہ نقش استقرار حمل کے فوراً بعد یعنی تین ماہ کا حمل نہ ہونے پائے کہ یہ نقش حاملہ کو پہنا دیا جائے، چاہئے کہ سات سوئیاں لے کر جب یہ نقش مرتب ہو جائے تو ہر سوئی پر سات سات مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر نقش میں چھوٹا جائے بعدہ لپیٹ کر موم جامہ کر کے تانبے کے تعویذ میں رکھیں اور اتنا لمبا ڈورا ڈال کر گلے میں پہن لیں کہ تعویذ ناف سے بھی دو انگل نیچا رہے۔ بعد بچہ پیدا ہونے کے فوراً بعد بچہ کو غسل دیں اور اذانیں کانوں میں کہلو کر فوراً یہ تعویذ ماں کے گلے سے اتار کر بچہ کو پہنا دیں اور دوران حمل کی حفاظت کیلئے جو ہدایت لکھی ہیں اُن کا خاص طور سے خیال رکھیں۔



## آسانی کے ساتھ بچہ پیدا ہو

آسانی ولادت کیلئے یہ نقش ناف پر باندھے یا سیدھے ہاتھ میں دے دے ان شاء اللہ بچہ بہت جلد پیدا ہوگا۔  
بعد ولادت تعویذ کو علیحدہ کر دے اور حفاظت سے رکھ لے مجرب المجرب ہے۔



## برائے دفع استحاضہ

مربع ۷۲۵ کسر  $\frac{9}{2}$  اور چاروں طرف آیت بایں طور کسر  $\frac{9}{2}$  کا مطلب یہ ہے کہ اس نقش کے اعداد کو پڑھ کر تے وقت نویں خانہ میں ایک زیادہ کر کے لکھے بہت ہی مجرب ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم	۷۲۵	۷۲۹	۷۳۱	۷۳۵
۷۲۵	۷۲۵	۷۲۹	۷۳۱	۷۳۵
۷۲۹	۷۲۹	۷۳۱	۷۳۵	۷۳۹
۷۳۱	۷۳۱	۷۳۵	۷۳۹	۷۴۳
۷۳۵	۷۳۵	۷۳۹	۷۴۳	۷۴۷

## برائے دفع مسان

سورۃ الطارق اکتالیس بار پڑھ کر سوت کے کچہ تاگہ پر دم کریں اور ہر بار گرہ لگاتے جائیں۔ سوت کے بھی اکتالیس تار ہوں۔ رنگ کی قید نہیں۔ یہ گندہ حاملہ تا وضع حمل گلے میں پہنے رہے اور جیسے ہی بچہ پیدا ہو فوراً بچے کو نہلائیں دیر ہرگز نہ کریں اور فوراً اسی وقت سات اذانیں: چار سیدھے کان میں، تین اُلٹے کان میں دے کر وہ گندا ماں کے گلے سے اُتار کر بچہ کو پہنا دیں اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ بچہ مسان سے محفوظ رہے گا۔

**نوٹ.....** اس کیلئے نقش سیفی دوسری طرف حفاظت جان کندہ شدہ گلے میں ڈالنا بھی بہت مفید ہے۔

## برائے دفع مسان و آسیب مجرب ہے

کاغذ پر یا رکابی پر لکھ کر پلائے اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ مسان و آسیب سے محفوظ رہیں گے۔

بِحَقِّ يَٰ اَللّٰهُ اَعْلٰى اَعْظِيْمُ  
ا ۱۱ ۱۱ ۵۵

## برائے دفع ام صبيان

۴ عدد نئی سکوری پر اس نقش کو لکھ کر اپلوں سے چاروں طرف پُر کر کے آگ جلانے جب خوب سُرخ ہو جائیں تو چاروں سکوریوں کو بچہ کے پلنگ کے پایوں کے نیچے رکھے مولیٰ تعالیٰ چاہے دورہ دفع ہو۔

۷۸۶

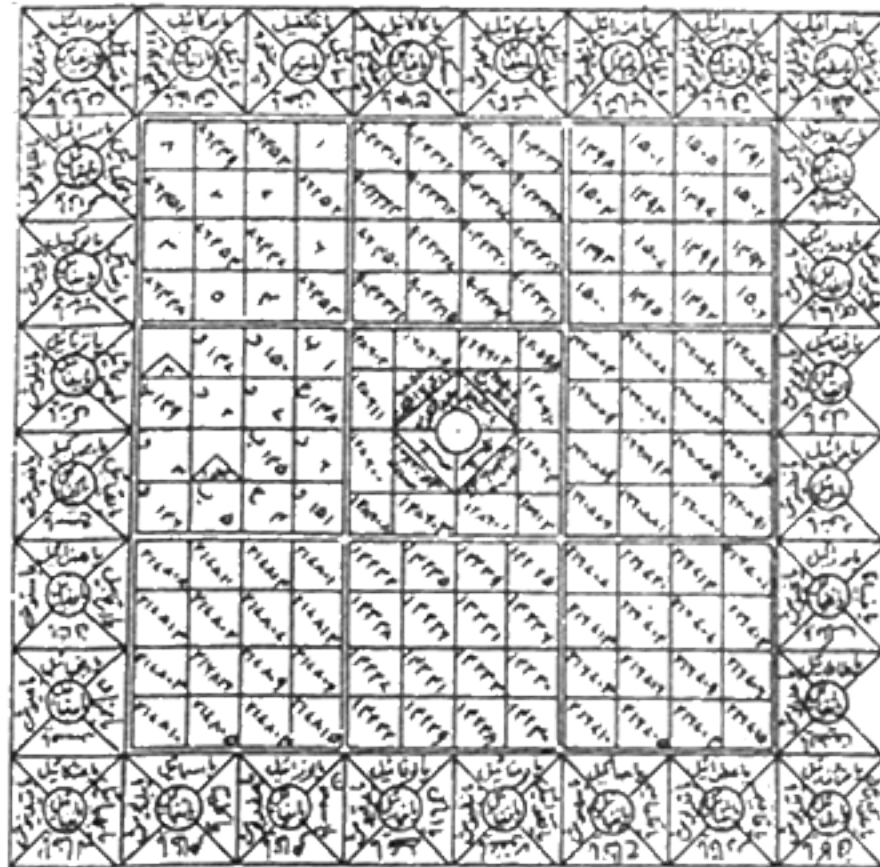
۱۰۳۰	۱۰۲۴	۱۰۱۰	۱۰۳۶
۱۰۱۲	۱۰۳۴	۱۰۳۲	۱۰۲۲
۱۰۴۰	۱۰۱۴	۱۰۲۰	۱۰۲۶
۱۰۱۸	۱۰۲۸	۱۰۳۸	۱۰۱۶

ایک صاحب نے حضور قبلہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی حضور تیرہ سال میں میری اہلیہ کے چار لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ جن میں سے پانچ اولادیں انتقال کر گئیں کسی کی عمر تین سال کی کسی کی دو سال کی کسی کی ایک سال کی ہوئی اور سب کو ایک ہی بیماری لاحق ہوئی یعنی پسلی اور ام الصبیان۔ فی الحال صرف ایک لڑکی تین سالہ حیات ہے۔ حضور دعا فرمائیں اور ان امراض کے واسطے کوئی عمل جو مناسب ہو اور شاد فرمایا۔

ارشاد فرمایا..... مولیٰ تعالیٰ اپنی رحمت فرمائے اب جو حمل ہو اسے دو مہینے نہ گزرنے پائیں کہ یہاں اطلاع دی جائے (اطلاع آنے پر سوئیوں کا تعویذ دیا جائے گا) اور زوجہ اور ان کی والدہ کا نام بھی معلوم ہونا چاہئے۔ اس وقت سے ان شاء اللہ بندوبست کیا جائے گا اپنے گھر میں پابندی نماز کی تاکید شدید رکھئے اور پانچوں نمازوں کے بعد آیۃ الکرسی ایک ایک بار پڑھا کریں اور علاوہ نمازوں کے ایک بار سورج نکلنے سے پہلے اور شام کو سورج ڈوبنے سے پہلے اور سوتے وقت جن دنوں میں عورتوں کو نماز کا حکم نہیں ان میں بھی ان تین وقت کی آیۃ الکرسی نہ چھوٹے مگر ان دنوں میں آیت قرآن مجید کی نیت سے نہ پڑھیں بلکہ اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور جن دنوں میں نماز کا حکم ہے ان میں اس کا بھی التزام رکھیں کہ تینوں قل تین تین بار صبح و شام اور سوتے وقت پڑھیں۔ **صبح سے مراد یہ ہے کہ آدھی رات ڈھلنے سے سورج نکلنے تک اور شام سے مراد یہ ہے**

کہ دوپہر ڈھلنے سے غروب آفتاب تک اور سوتے وقت اس طور پر کہ چت لیٹ کر دنوں ہاتھ دعا کی طرح پھیلا کر ایک ایک بار تینوں قل پڑھ کر ہتھیلیوں پر دم کر کے سارا منہ اور پیٹ اور پاؤں آگے اور پیچھے جہاں تک ہاتھ پہنچ سکے سارے بدن پر پھیریں تین بار ایسے ہی کریں اور جن دنوں میں عورتوں کو نماز کا حکم نہیں ان میں آپ اسی طرح پڑھ کر تین بار ان کے بدن پر ہاتھ پھیر دیا کیجئے۔ بڑا چراغ یہاں ایک صاحب بناتے ہیں وہ بنوا لیجئے اور ایام حمل میں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد جس ترکیب سے بتایا جائے روشن کیجئے اور یہ لڑکی جو موجود ہے اس کو اگر ناسازی لاحق ہو تو اس کیلئے بھی روشن کیجئے وہ چراغ باذنہ تعالیٰ سحر و آسیب و مرض تینوں کے دفع کیلئے مجرب ہے۔ بچہ جو پیدا ہو پیدا ہوتے ہی معاسب سے پہلے اس کے کانوں میں سات بار اذانیں دی جائیں: چار بار اذان سیدھے کان میں اور تین بار تکبیر بائیں کان میں اس میں ہر گز دیر نہ کی جائے۔ دیر کرنے میں شیطان کا دخل ہوتا ہے۔ چالیس روز تک بچہ کو کسی اناج سے تول کر خیرات کیا جائے پھر سال بھر تک ہر مہینے پھر دو برس کی عمر تک ہر دو مہینے پر۔ تیسرے سال پر ہر تین مہینے پر چوتھے سال ہر چار مہینے پر پانچویں سال بھی چار مہینے پر چھٹے سال ہر چھ مہینے پر تولے مکان میں سات دن مغرب کے وقت سات سات بار اذان بلند آواز سے کہی جائے۔ اور تین شب کسی صحیح خواں سے پوری سورۃ بقرہ ایسی آواز میں تلاوت کرائی جائے کہ مکان کے ہر گوشہ میں پہنچے۔ شب کو مکان کا دروازہ بسم اللہ کہہ کر بند کیا جائے

اور صبح کو بسم اللہ کہہ کر کھولا جائے۔ جب پاخانہ کو جائیں اس کے دروازے سے باہر **بسم اللہ** اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ پڑھ کر بایاں پاؤں پہلے رکھ کر جائیں اور جب نکلیں تو دھنا پاؤں پہلے نکالیں اور الحمد للہ کہیں اور کپڑے بدلنے یا نہانے کیلئے جب کپڑے اتاریں پہلے بسم اللہ کہہ لیں اور قربت کے وقت نہایت اہتمام کے ساتھ یاد رکھے کہ شروع فعل کے وقت آپ اور وہ دونوں بسم اللہ کہیں۔ ان باتوں کا التزام رہے گا تو ان شاء اللہ عز وجل کوئی دخل نہ ہونے پائے گا۔





## بڑا چراغ روشن کرنے کی ترکیب

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ بڑا چراغ روشن کرنے کی کیا ترکیب ہے، ارشاد فرمایا:

- (۱) یہ چراغ معلق روشن کیا جائے گا کسی چھینکے یا قندیل میں (۲) روشن کرتے وقت لو کے پاس سونے کا چھلہ یا انگوٹھی یا بابلی ڈال دیا کریں چلہ ختم ہونے پر وہ مسکین مسکین پر تصدق کریں (۳) چراغ با وضو نمازی آدمی روشن کرے اگرچہ عورت ہو۔ اور مرد بہتر ہے (۴) مرض ہلکا ہو تو چراغ روز ڈیڑھ گھنٹہ روشن ہو اور سخت ہو تو دو گھنٹے، تین گھنٹے اور بہت سخت ہو تو شب بھر (۵) مریض اس کی روشنی میں بیٹھیں خواہ لیٹے مگر منہ اس کی طرف رکھے اور اکثر اوقات اس کی طرف دیکھے۔

## بڑے چراغ کی پشت پر یہ کندہ کیا جائے۔

حق حق از بندہ ابراہیم اعلم انکذا اگر دانی نانی و اگر مانی بدانی خبر شرط است خبر شرط است

۲۱

۱۱۱

۱۱۱

اللهم احرق وادفع کل البلاء والمرض

بسم سبحان بن داؤد علیہ السلام

برائے حمد انسان از زمان و مردانی خاطر خواہ  
 شرر بکد مک العظیم بحسرت  
 النبی الامی الرحیم بد بک المکرم  
 بلطفک الخفی بمنہ و تمکال کرمہ  
 بفصلک العظیم بلطفک الجسیم

حق حق از بندہ عبد الباقیل اعلم انکذا اگر دانی نانی و اگر مانی بدانی خبر شرط است خبر شرط است

(۶) جتنی دیر تک جلانا منظور ہو اسی حساب سے اعلیٰ درجہ کا پھیل اس میں ڈالیں اور اُسے ڈال کر چراغ کے سب طرف پھیر ڈالیں کہ تمام نقوش پر دورہ کر آئے پھر جھکا کر رکھ دیں اور جس طرف بتی کا نشان ہے بسم اللہ کہہ کر اس طرف سے روشن کریں

(۷) اگر مرض نہایت شدید ہو تو چاروں گوشوں میں چار بتیاں جلائیں اور چراغ سیدھا رکھیں اور ہر لو کے پاس سونا رکھیں

(۸) جس مکان میں یہ چراغ روشن ہو وہاں نہ کوئی تصویر ہو نہ کتا آنے پائے سوا مریضہ کے کوئی عورت (مریضہ حیض و نفاس کی حالت میں بلا تکلف بیٹھے) حیض یا نفاس والی یا کوئی ناپاک مرد یا عورت (۹) اس جگہ بیٹھ کر سب ذکر الہی، دُرود شریف میں مشغول رہیں جو بات ضرورت کی ہو بقدر ضرورت آہستگی سے کہہ دیں چپقلش نہ کریں۔ نہ کوئی لغو و بیہودہ بات وہاں ہونے پائے

(۱۰) جتنی عورتیں وہاں بیٹھیں یا آئیں جائیں سب سنگین کپڑے پہنے ہوں نماز کی طرح سوا مونہ کی ٹکلی یا ہتھیلیوں کے سر کا کوئی بال یا گلے یا کلائی یا بازو یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصہ اصلاً نہ کھلا رہنے پائے (۱۱) چراغ پہلے دن جس وقت روشن ہو وہ گھنٹہ منٹ یا درکھیں کہ کسی دن اس سے زیادہ دیر روشن کرنے میں نہ ہونے پائے اس کے موکل اپنی حاضری کا وہی وقت مقرر کر لیتے ہیں جس وقت پہلے دن روشن ہوا تھا۔ پھر اگر کسی دن آئے اور چراغ اس وقت روشن نہ پایا تو ان کو تکلیف ہوتی ہے۔ لہذا چاہئے کہ پہلے دن قصداً کچھ دیر کر کے روشن کریں کہ اگر کسی دن اتفاقاً دیر ہو جائے تو اس وقت سے زیادہ دیر نہ ہونے پائے مگر پہلے دن اتنی دیر بھی نہ کریں کہ کسی دن چراغ روشن ہو کر اس وقت کے آنے سے پہلے ختم ہو جائے (۱۲) چراغ بڑھانے کا وقت آئے کوئی با وضو شخص بڑھائے اور اُس وقت یہ کہے السلام علیکم ارجعوا ماجورین (۱۳) روز نیا پھیل ڈالیں کل کا بچا ہوا آج مریض کے سر اور بدن پر مل دیں (۱۴) جس کیلئے یہ چراغ روشن ہوا ہو اس کے سوا اور مریض بھی بہ نیت شفا ان شرائط کی پابندی سے بیٹھ سکتے ہیں۔ (الملفوظ، حصہ سوم)

## چند ضروری سوالات متعلق چراغ مع جوابات

سوال..... چلہ بھرنے کیلئے چالیس چھلے ہوں یا ایک ہی؟

جواب..... صرف ایک چھلہ یا ٹکڑا سونے کا کافی ہے۔

سوال..... مقدار چھلہ کیا ہے؟

جواب..... حسبِ حیثیت کافی ہے۔

سوال..... بقی روئی کی ہو یا کپڑے کی؟

جواب..... کوری روئی (نئی کا پٹس)۔

سوال..... مرض بانجھ کیلئے چار بتیاں جلائی جائیں یا ایک؟

جواب..... چار بتیاں جلائی جائیں۔

سوال..... اگر چار بتیاں جلائی جائیں تو شب بھر یا دو تین گھنٹے؟

جواب..... صرف دو گھنٹے کافی ہے۔

سوال..... ہر چار لو کے پاس چار چھلے ہوں یا ایک؟

جواب..... ہر چار لو کے پاس چار چھلے سونے کے ٹکڑے ہوں۔

سوال..... چھلے سے مراد کیا ہے؟

جواب..... چھلہ یا ٹکڑا سونے کا۔

سوال..... بڑے چھوٹے چراغ کی ایک ترکیب ہے یا دو؟

جواب..... دونوں کی ایک ہی ترکیب نہیں ہے۔

سوال..... ایام حیض میں بھی مریضہ روشنی میں بیٹھے یا اس حد تک چھوڑ دے؟

جواب..... ہر حالت میں مریضہ بیٹھ سکتی ہے۔

سوال..... چراغ متواتر چالیس روز تک روشن کرے؟

جواب..... اگر چالیس روز کی نیت کی ہے تو چالیس دن جلانے ناغہ نہ کرے۔

سوال..... ہلکے مرض کیلئے بھی چالیس دن جلانا پڑے گا؟

جواب..... نہیں، ہلکے مرض کیلئے اکیس دن کافی ہے۔

سوال..... دیہات میں جب گھڑی نہ ہو تو چراغ ٹھیک وقت پر کیسے جلانے؟

جواب..... وہاں صحیح تخمینہ کر لیا جائے جس سے زیادہ تاخیر دوسرے دن نہ ہو۔

سوال..... مریضہ تخلیہ کا وقت چراغ روشن کرنے سے قبل کرے یا بعد میں؟

جواب..... جس وقت سے چراغ جلانے اس وقت سے تخلیہ کرے۔

سوال..... مرض ام صبیان اور مرض بانجھ پن کی ایک ہی ترکیب ہے یا علیحدہ علیحدہ؟

جواب..... ہاں، دونوں کی ایک ہی ترکیب ہے۔

سوال..... مرض عقم سخت مرض ہے یا ہلکا؟

جواب..... مرض عقم یعنی بانجھ ہونا بہت سخت مرض ہے۔



یہ نقش حضرت قبلہ سید محمد صاحب محدث کچھوچھوی نقش تکسیر جنہ کی پشت پر کندہ کرا کر دیتے۔ فقیر نے اس کا تجربہ کیا  
بجہ اللہ بڑا زود اثر پایا۔ جس کے بچے نہ جیتے ہوں یا ہوتے ہی نہ ہوں یا کچے حمل گر جاتے ہیں ہر ایک کیلئے مفید ہے۔

وہ نقش یہ ہے:-

۷۸۶

۲۴	۲۸		۳۱	۱۷
۳۰	۱۸ / ۲۷	۲۰	۲۵ / ۲۳	۲۹
	۲۲	۲۴	۲۶	
۱۹	۲۳ / ۲۲	۲۸	۲۱ / ۲۶	۲۲
	۲۱	۲۰	۳۲	

جمع عشق

کھیمص

## حیض و نفاس کی صفائی بلکہ زچہ خانے کی تمام بیماریوں کیلئے بہترین عمل

یہ سات سلام قرآن شریف کے مشک و زعفران سے چینی کی تشری پر لکھ کر خواہ کسی مریض کو خصوصاً زچہ کو دھو کر پانی پلائے تمام بیماریوں سے نجات ہو اور تمام فاسد مواد نہایت آسانی سے خارج ہو کر مریض بالکل تندرست ہو (جاننا چاہئے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر یہ مواد رُک جائے یا کم خارج ہو تو زچہ کو دق ہو جاتی ہے) یا وہ غریب اس قابل نہیں رہتی کہ بچہ تندرست پیدا ہو یا حمل میں ہی اُس بچہ کا خاتمہ ہو جاتا ہے یا پیدا ہو کر چند روز میں طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے۔ تو یہ سات سلام ان شاء اللہ تعالیٰ ان تمام شکایات سے مریض کو پاک و صاف کر کے تندرستی کے راستے پر لے آئیں گے اور وہ یہ ہیں:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم (۱) سلام قولاً من رب رحیم (۲) سلام علی نوح فی العلمین

(۳) سلام علی ابراہیم (۴) سلام علی موسیٰ و ہرون (۵) سلام علی ال یسین

(۶) سلام علیکم طبتم فادخلوها خلدین (۷) سلام ہی حتی مطلع الفجر و سلام علی المرسلین ط

**نوٹ.....** یہ عمل زچہ بلکہ ہر مریض کے ہر مرض میں کارآمد و مجرب ہے۔

## عورتوں کی ایام ماہواری کی خرابیاں دور کرنے والا بے نظیر نسخہ

### جو ہزاروں بار کا مجرب ہے

باننا چاہئے کہ عورتوں کا ماہواری خون جو قدرتا ہر مہینہ مقررہ خارج ہوتا ہے اگر اس میں کسی قسم کا نقص پیدا ہو جائے تو یہ بہت سی خراب بیماریوں کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ اس کی خرابی سے اختناق الرحم (ہسٹریا) پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی سے ہضم میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ باریک بخار قائم ہوتا اور آخر کار دق کی شکل اختیار کر لیتا ہے نیز یا تو نطفہ قرار نہیں پاتا۔ اگر قرار پایا بھی تو رحم میں خرابی ہونے سے اسقاط ہو جاتا ہے۔ یا بچہ پیدا ہو کر طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ سیلان الرحم یعنی سفید گندی رطوبت جاری رہتی ہے جس کے سبب سر کا چکرانا، کمر میں درد، پنڈلیوں کا اینٹھنا، کندھوں کا بھاری رہنا، بھوک کا نہ لگنا، طرح طرح کی ڈراؤنے خوابوں کا نظر آنا یہ سب ایام ماہواری کی خرابی کے نتائج ہیں۔ پس اگر کسی کی ماہواری بند ہو یا کمی سے ہو تکلیف کے ساتھ تھوڑا تھوڑا آتا ہو یا زچگی کے بعد نفاس کی صفائی اچھی طرح نہ ہونے سے اس قسم کی شکایات رہا کرتی ہوں تو دیگر شکایات رفع کرنے کے بجائے رحم اور شکم کی صفائی کی طرف توجہ کرنی چاہئے جس کیلئے یہ نسخہ بمنزلہ اکسیر ہے۔ نسخہ یہ ہے: ہوا الشافی:

☆ پر سیاؤ شاں (۶ ماشہ)۔ گاؤ زبان (۴ ماشہ)۔ مویز منقی (۷ دانہ)۔ بادیان (۶ ماشہ)۔ بیخ بادیان (۶ ماشہ)۔ تخم خرپزہ نیم کوفتہ (۶ ماشہ)۔ تخم خیاریں نیم کوفتہ (۶ ماشہ)۔ گوگرو (۶ ماشہ)۔ مکوشک (۶ ماشہ)۔ سنائے کلی (۴ ماشہ)۔ گل سرخ (۴ ماشہ)۔ سونٹھ (۴ ماشہ)۔ باؤ بڑنگ (۴ ماشہ)۔ پوست املتاس (اتولہ)۔ قدسیاہ (۳ تولہ)۔ (گڑو)

**ترکیب**..... سب دواؤں کو ملل کے کپڑے میں پوٹلی باندھ کر ۳ سیر پانی میں ڈال کر اتنا پکائیں کہ ۲ سیر رہ جائے۔ پھر اس پانی کو نیم گرم تھوڑا تھوڑا کر کے شام تک کاڑھے کی طرح پی کر ختم کر دیں۔ اسی طرح ہر روز نیا نسخہ پکا کر کم سے کم سات روز تک پلائیں۔

غذا بہت کم حسب ضرورت کھلائیں۔ دودھ۔ گیہوں کا دلیہ وغیرہ۔ (شع شہستان رضا)

## تعویذ نمبر ۱ ﴿

بسم اللہ الرحمن الرحیم رب لا تذرني فردا وانت خير الوارثين رب هب لي من لدنك  
ذرية طيبة انك سميع الدعاء۔ لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين لی خمسة  
اطفی بها حر الوباء الحاطمه المصطفیٰ والمرتضیٰ و بنا هما والفاطمه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
یا شیخ عبدالقادر الجیلانی شیاً للہ المدد فی سبیل اللہ۔  
لکھ کر گلے میں ڈالاجائے۔

## تعویذ نمبر ۲ ﴿

بسم اللہ الرحمن الرحیم سلام قولاً من رب الرحیم سلام علی المرسلین سلام علی نوح  
فی العالمین سلام علی ابراہیم سلام علی موسیٰ و ہارون سلام علی الیاسین  
سلام ہی حتی مطلع الفجر۔ لا اله الا انت سبحانک انی كنت من الظالمین  
لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمه المصطفیٰ والمرتضیٰ و بنا هما والفاطمه  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا شیخ عبدالقادر الجیلانی شیاً للہ المدد فی سبیل اللہ۔  
لکھ کر پانی کی بوتل میں ڈالیں، اکتالیس دن تک عورت پیئے اور پیٹ پر چھینٹے مارے۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رَضَوِی غفرلہ

۱۳ رجب المرجب ۱۴۲۵ھ